منشور سولان ہمہ مہتاج بنجاتم
یا خاتم و مہر آمدہ منشور محمد

منشور محمدی

تربیت بالا تر و مہ انجا بنجا
گویان صفت میر و مہ

نمبر ۱۲ | مطبوعہ ۲۹ ربیع الثانی ۱۲۷۳ ہجری روز چہار شنبہ | جلد ۲

لا الٰہ الا اللہ | مثنوی موحد | محمد رسول اللہ

بعد حمد خالق و نعت رسول
کھلتے تقریر توحید کے ہین پھول

لکھنؤ سے اک شکوفہ جور کا
یعنی پرچہ پادری مسمور کا

نکلے ہی دو مرتبہ ہر ماہ مین
خار کے مانند حق کی راہ مین

نام رکھا شمس ہے اخبار کا
نور پر گرتا ہی شعلہ نار کا

تہمت عیسی کے منادی پر لگا
کرتے ہین توہین فخر انبیا

افترا بہتان و الزام قبیح
سرور عالم پر کرتے ہین صریح

اور خصوصًا ہین جو کاتے کا مادری
تازہ نخوت جنکے سر مین ہے بھری

سو فینو نکیطرح سے بی نام و ننگ
جو ہر ذاتی کی دکھلاتے ہین رنگ

کر کے تحریف سخن مین پیل پیل
روغن شیر کو کہتے ہین چھلیل

الامان ایصاف چرخ کہن
ماش بگری نیلکا ہی جوش زن

دین حق پر ہین ہم استوار
ہین دل و جان سے محمد پر نثار

دافع ظلمت ہی یہان نام خدا
نور منشور محمد مصطفے

سید الکونین ختم المرسلین
آخر آمد بود فخر الاولین

سارے نبیون سے دل انکا ملا ہے
بد زبانی شیوہ اجلاف ہے

خود رو مین گو خر عیسے ہی طاق
چل سکیگا پر نہ ہمراہ براق

مذہب احمد ہی توحید احد
شرک کو تثلیث کو کرتا ہے رد

قال حق ہے قل ہو اللہ احد
باپ بیٹے سے ہی اللہ الصمد

بی پدر فرزند پیدا او کند
طفل را در مہد گویا او کند

آدم و حوا کب بابا تھے
قدرت خالق سے پیدا ہوے

وہ نہ کہلائے کبھی ابن خدا
ابن مریم کیونکہ بیٹا بن گیا

اک خدا کو تین مین کرنا حلول
ہی سراسر شرک و نا سمجھی کی بھول

خوف خالق سے ڈر دنیای شر کو
اک خدا کو تین تیرا مت کرو

نہین بڑہ سکتا اور نہ یہ آپ کہہ سکتے ہین کہ ہم معجزات
حوارئین کلام الٰہی سے ثابت کرتے ہین اگر یہہ کہینگا تو
ثبوت معجزات محال ہو جائیگا کیونکہ کلام الٰہی ہونا جب
ثابت ہو کہ یہ امر متیقن ہووے کہ یہ کتاب بواسطہ نبی کی
لکہی گئی ہے اب اگر کہا جاوے کہ اس نبی کے معجزات
کلام الٰہی سے ثابت ہین تو ثبوت نبوت کلام الٰہی سے
ہوا اور جب ثبوت نبوت کلام الٰہی سے ہوا تو دور لازم
آگیا یعنے کلام الٰہی کا ثبوت موقوف ہوا ثبوت نبوت پر
اور ثبوت نبوت موقوف ہوی اوسکے کلام الٰہی ہونے
پر تو یہکا نام دور ہے اور یہ بدیہی البطلان ہے
الحاصل یہ نہین ہو سکتا کہ انجیل کو کلام الٰہی کہہ کر
حواریون کی کرامات اوس سے ثابت کیجائے اگر
کہئے تو یہی کہینگے کہ کتب سیر سے ہم ثابت کرتے ہین
اور اگر کسیکو اور طریقہ سے اثبات کا دعوی ہو تو
ثابت کرے ذرا ہم بھی دیکہین کیسے ثابت کرتا ہے
اور جب وہ کتب سیر سے ثابت کرینگے تو ہم بھی تواریخ
سے ثبوت دینگے۔ میرے خیال مین یہہ آتا ہے کہ پادری
صاحب نے جو اولیاء اللہ کے کرامات کا انکار کیا ہے
اسکی وجہ یہ نہین کہ کتب سیر سے ثابت نہین یہ امر تو
بداہۃ اور اونکے مشترک ہے بلکہ اس انکار کا
منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ پادریصاحب اپنے معتقدون
پر قیاس کرکے کہتے ہین کہ ایسے ایسے بزرگون نے
جن کرامت کا قصد کیا اوپر نہو سکا تو اور کسی

سے کب ہو سکیگا چنانچہ موتہر صاحب معتقدای فرقہ
پروٹسٹنٹ مصلح دین عیسوی نے ایک آیب نالو
کا قصد کیا جسوقت اوس کے پاس جاکر بیٹھے اور عمل
مقررہ کرنے لگے اوسیوقت وہ آیب اچھل کر اوپر آیا
اور اونہین مع اون کے ساتیون کے زخمی کیا اور
اونکا ایک شاگرد رشید انتافیلس بدحواس ہو کر
بھاگا اور اسیطرح کا یوس معتقدای فرقہ مذکور نے
ایک کرامت کا اظہار چاہا تھا اوسکا ماجرا بھی قابل سنے
کے ہے وہ اسطرح ہے کہ ایک روز کا یوس نے ایک
شخص برومیس نامی کو کچہ رشوت دیکر کہا کہ تو اپنے
مکان مین دم سادہ کر لیٹ رہ اور اپنی بیوی سے
کہدے کہ رونے پیٹنے لگے تاکہ لوگ سمجہین کہ اسکا
شوہر مر گیا ہے برومیس نے ایسا ہی کیا کہ جب اوسکی
بیوی رونے لگی تو محلہ کی عورتین آکر جمع ہوئین اور
رونے لگین اتنے مین کا یوس صاحب پہونچے اور
کہنے لگے کہ روہنین مین اسے ابہی زندہ کرتا ہون
یہہ کہکر کچہ پڑہنے لگے اور اوسکا ہاتہ پکڑ کر کہا اوٹہہ
مگر اوسکا جسم کو کچہ حس و حرکت نہین ہوی اور کیونکر
ہوتی اللہ کو تو منظور تہا کہ اوسکا مکر و تدبیر سب پر
عیان ہو اگرچہ وہ مردہ نہ تہا مگر اللہ نے کر دیا
جب بیوی نے یہ حال دیکہا تو نہایت چیخ کر رونے
لگی اور کہنے لگی جب تو یہہ زندہ تہا فقط دم سادہ کر
لیٹ گیا تہا مگر اب تو بالکل مردہ ہے۔ باقی آیندہ

انجمن اسلامی بنگلور

بڑی خوشی کی بات ہی کہ ہمارے شہر مین بھی ایک انجمن اسلامی مقرر ہوی ۲۲ تاریخ ماہ حال کو منشی محمد قاسم صاحب مہتمم مقام الاخبار نے اپنے مکان نو تیمر مین جو مطبع اور اخبار خانہ کے واسطے خریدا ہے ایک مجلس مقرر کی اور آئین اُنکی جانب سے ایک مضمون پڑہا گیا جو بجنسہ ملاحظہ ناظرین کے لئے درج ذیل ہی اس مجلس کے تقرر کا باعث مضمون مندرجہ ذیل کے پڑہنے سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور وہ مضمون یہ ہی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وحدہ۔ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔ اما بعد ضعیف العباد محمد قاسم حاضرین کی خدمتمین بصد ادب التماس کرتا ہے کہ یہ شکر کا مقام ہے آجکل منشور محمدی کی بدولت عیسائیونکی وہ کل خیانتین جو اُن کے اخبارون اور رسالون مین شیع المذنبین رحمۃ للعالمین سید المرسلین خاتم النبیین کی جناب مین چھپا کرتی تہین اور نصارا کے بودے اعتراضات جو دین اسلام پر ہوا کرتے تہے اب بہت کم ہوگئے ہین اور یہ صرف منشور محمدی کے فروغ و ہستی کا باعث ہے کہ اہل اسلام نے عیسائیونکی قلعی کھولدین اور انکی غلطیان بتلائین اور اب فضل الٰہی اور دین اسلام کی برکت سے مسلمانون کا بول بالا اور ویسی گستاخ پادریان بدآئین کا منہ کالا ہی۔ غرض خدمات بابرکات ارباب جلسہ مین یہی التماس ہے کہ دین اسلام کو اعتراضات اور مطاعن عیسائیون سے بچانا اور انکو دعوت دین کرنی یہہ سب مسلمانونکا کام ہے اور فضیلت ایمانکا شطر۔ اور مین ایک ناچیز بندہ تائید ایزدی اور فضل فیضال حقیقی شامل حال رہنے سے اب تک

منشور محمدی کا کفیل ہونا اور یہ میری بڑی خوش نصیبی کا باعث تہا کہ خدا نے مسلمان بھائیون کی تائید و اعانت سے بہرہ اندوز مین یہ کام دیا تہا اور اب بھی خدا سے دعا مانگتا ہون کہ جب تک جیتون ملازمان اور معاونان منشور محمدی مین رہون چونکہ زندگی کا کچہ بھروسا نہین اور حالت موجودہ مین اخبار منشور محمدی کا دارومدار صرف میرے ذمہ ہے اگر مین بیچ مین پیرایۂ ہستی کو چاک کرون تو یہی خیال رہتا ہے کہ کون میرے بعد اسکا کفیل شہر بگا کیونکہ میرے فرزند و نہین کسی کی عمر اس امر کی مقتضی ہی کہ میرے بعد انمین سے احکام کو اچھی طرح نبہالے اور اسکا کفیل بنے۔ لہذا مینے یہ تدبیر سوچی کہ جیتے جی تمامی مسلمانونکو اسکا ذمہ دار اور کفیل بناؤن تاکہ خدانخواستہ میرا دم نکلجائے تو میرے بعد بھی منشور محمدی جاری و برقرار رہے اور اسکے ماہواری تین بار شایع ہونے مین کسیطرح کا فتور نہ آوے۔ خدا کی فضل سے جناب مولوی مرزا موحد صاحب۔ جناب مولوی چراغعلی صاحب جناب مولوی حافظ ولی اللہ صاحب۔ جناب مولوی محمد علیصاحب۔ جناب مولانا مکمل صاحب۔ جناب مولوی سید ابوالمنصور صاحب جناب مولوی سید محمد نصر تعلی صاحب۔ جناب مولوی محمد عنایت اللہ صاحب اور دوسرے معاونان منشور محمدی کے مضامین اتنے کثرت سے آتے ہین کہ اگر منشور محمدی ہفتے مین دوبار جاری کیا جاتے تو بھی مضامین کی آمین کنجائش ہونگی اور جناب مولوی محمد حنیف صاحب اور جناب مولوی خضر محمود صاحب تو بدل اسکے معاون ہین۔ غرض آپ صاحبان

کو بلانیکی یہی غرض ہے کہ اسکام کے لئے ایک انجمن مقرر
ہو اور اسکو ذمہ منشور محمدی کا کام ہے حساب وکتاب وا
دستدس انجمن کے ذریعہ سے ہو اور بمجانب انجمن ہی اسکو
انتظام کے لئے کوئی شخص مقرر ہوتا کہ ایسا ہو جانے سے
منشور محمدی کا قیام ہو اور پادریکا دعوی کہ جو حق ہے وہ
ہمیشہ غالب رہیگا منشور محمدی سے ظاہر ہو جاے اور یہ بڑے
تعجب کی بات ہے کہ عیسائی لوگ اپنے باطل مذہب کے
پھیلاؤ مین اسطرح مال وجان سے کوشش کرین اور ہم
مذہب حق والے اسمین پہلوتہی کرین تو ہماری مسلمانی
حیف ہزار حیف ہی۔ آخر مین مین ہماری گورنمنٹ
عادل اور جن سے منشور محمدی کی اجرا و فروغ مین
مجھکو تائید ہوی انکا عموماً اور جناب چوہدری محمد صاحب
بن معروف صاحب کا خصوصاً تہ دل سے ثنا خوان اور شکر
گذار ہون اور اب سب کام کو مسلمانون کے سپرد اور
منشور محمدی کو انجمن کے تحویل کرتا ہون اور یہ بہی عرض
کرتا ہون کہ انجمن سے جو کام میرے ذمہ دیا جائیگا
اسمین تہ دل سے کوشش اور جان ومال تک دریغ
نکرونگا۔ المرقوم بتاریخ ۲۶ ماہ ربیع الثانی روز یکشنبہ
سنہ ۱۲۹۰ ہجری مطابق ۲۲ جون سنہ ۱۸۷۳ع

جب مضمون منشی محمد قاسم سنایا گیا اور خیر خواہ عالم سے
چند مضامین عیسائیان در رد اسلام پڑہے گئے تو
اہل مجلس نے خیر خواہ عالم کے مضمون کو سننا نہ چاہا اور

بعد اسکے تقرری انجمن کی باتین ہوئین اور بالاخر یہ
کی راے سے انجمن مقرر ہوی اور اوسکا نام انجمن حامی
بنگلور رکہا گیا اور اسمائے اراکین ایک کاغذ پر تحریر ہوے
جب اراکین کے نام لکہے گئے تو حسب تجویز اہل محفل
جناب افضل العلماء مولوی عبدالحی صاحب میر محفل اور
جناب حافظ حاجی مولوی محمد حنیف صاحب نائب میر
محفل مقرر ہوے اور سکرٹری کی خدمت منشی محمد قاسم
صاحب کے تحویل ہوی اور منشور محمدی کا طبع کرنا اور خریدان
منشور محمدی سے قیمت وصول کرنی سب انکو ذمہ دیا گیا۔
اور نیز اہل جلسہ کی راے سے جناب مولوی خضر محمود
صاحب منشور محمدی کے بابت جو مبلغ وصول ہوگا
اُسکے محافظ مقرر ہوے اور نین احمد عبداللطیف صاحب
سے حساب جمع وخرچ منشور محمدی متعلق ہوا ہے اور
تجویز ہوی کہ دوسرے جلسہ نین وقوانین جو سکرٹری
محمد قاسم صاحب ترتیب دین اور نیز اس انجمن کے انتظام
کی بابت گفتگو ہو کر سب اہل شوریٰ کی
راے لیجائے اور آخر مین سب اہل شوریٰ
نے اپنے جانب سے منشی محمد قاسم صاحب
کو منشور محمدی کا مہتمم علاوہ خدمت
سکرٹری مقرر کیا اور بعد ازان جلسہ
برخاست ہوا۔ فقط۔

چامراج پریس واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سے منشی محمد قاسم عم کی چھپا

دعوت تثلیث مین رکھا ہر قدم
میں فقط وہ ایک نہ روی بلا

حاصل دنیا کو وہ سمجھی مین مرین
دین حق سے الکو بہروی نہین

مرغ و نان و ہم و وزغی بہتر سے
سر بطی ہو ہی ہو تیتر سے

عیش دنیا ہی مگر خواب و خیال
ساتھ جائیگا نہ یہ مال و منال

چاہتے ہو گر نجات اخروی
دین احمد کی کرو تم پیروی

چھوڑو ہر مسئلہ دہری مسیحی بیہودہ
بحث ناحق نہ کرو کلمہ پڑھو محمد

جنوا

اخبار عالم مین لکھا ہے کہ بذریعہ تحقیقات مردمان متعلقہ فوج مدعس کے معلوم ہوا کہ بادشاہ جنوا کا نام محمد رحیم خان ہی اور خاص شہر جنوا مین بسیر ہزار آدمیون کی آبادی ہے شہر جنوا کنارہ پل بانا آتا نامی نہر کے بنا ہے اور شہر پناہ چکنی مٹی کی بنی ہوی ہے اور کل عملداری جنوا مین تین لاکھ پچاس ہزار آدمی بستے ہین پروفسر ارمنیس ویمبری صاحب ساکن ملک ہنگری بلباس فقیرانہ مسلمان بنے ہوے ملک جنوا مین پھرتے ہین فقط۔

روم

اخبار مندرجہ اولی مین مذکور ہے کہ حروت باشا سلطان روم کی طرف سے وزیر سرشتہ تعلیم اور کرشید باشا وزیر متعلقہ امورات مذہبی مقرر ہوے ہین بادشاہ دانی ملک سپین کا ایک سفیر شہر قسطنطنیہ مین اس غرض سے آیا ہے کہ

وہ خواہ جو تمامہ سلطانی سے پیدا ہوا ہے
مین برپا ہوا ہے وہ جو جہاد ہی کو شش
روم کے رفع ہو جاوے ۔ دہلی گزٹ مورخہ ۲۰ ہی مین مرقوم ہے کہ سابق مین ہو ملک روم نے یہ حکم دیا تہا کہ عربی کھوڑے ہندوستان مین ملک عرب سے نہ جاوین اب اوس فرمان کو منسوخ کر دیا ہے۔

ڈاکن

کورہ نور لاہور نمبر ۲۲ - مکتوبہ ۳۱ - می مین بحوالہ تحریر ایک کارسپانڈنٹ کے جنہون نے بچشم خود یہ واقعہ دیکھا ہے لکھا ہے کہ دیہ نولا شہر اوتر کے بازار مرت سنگہ مین ایک شخص آتما سنگہ کی دکان مین ایک عورت فاحشہ آرہی تہی اوس نے ۲۴ - می کی شام کو ہوی مل کی دکان پر جاکر کہا کہ تمہاری یہ گائی تو بہت اچھی ہے یہ کہتے ہی وہ گائی بیہوش ہوکر قریب مرگ ہو گئی اوس وقت جو آدمی وہان موجود تہے اون مین سے بعضون نے اوسکو مارنا شروع کیا جب یہ حالت ہوی تو اوسنے بخوف اپنے پٹنے کے اوس گائی کے تندرست ہونیکا وعدا کیا چنانچہ اوسنے اوسیوقت گائی کے موہنہ مین تھوک دیا فی الفور وہ بحالت اصلی ہو گئی آگے چلکر اوسنے ایک کشمیری کے لڑکے کے سر پر اپنا ہاتہہ رکھا جسکے سبب سے وہ

ہوکر فنا ہوئے لکھا اور جب بکستہ سابق
ہوئے بیکبارگی بہی مارپیٹ اسسنی لگا پر ہوئے
ہی اور اسیطرح سے اسنے اسکو موہ میں
خوب کس دیا وہ لڑکا بہی اچھا ہوگیا تھا۔

اثبات نبوت نبی آخرالزمان صلعم

علمای مسیحی دعوی کرتے ہین کہ نبوۃ نبی آخرالزمان
صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت نہین ہوتی ہے اور اہل
اسلام ثابت کرتے ہین کہ جیسے نبوت نبی آخرالزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ثابت ہے اس قوۃ
اور طریق متعددہ سے کسو نبی کی نبوت ثابت نہین
اب مجھے تحقیق اس امر کی ضرور ہے کہ آیا انکار
علمای مسیحی موجب تشکیک ہے یا نہین میرے نزدیک
انکار علمای مسیحی باعث تشکیک فی النبوۃ نہین
اسواسطے کہ طریق تصدیق نبوت یا معجزہ ہے یا
بشارۃ نبی سابق کی لاحق کو امر اول یعنی معجزات
مثل انشقاق قمر وغیرہ کے بدرجۂ تواتر پہونچی ہین
اور حال بشارات کا یہہ ہے کہ باوصف تحریف
کثیر اور عناد اہل کتاب کی بیبل مین بشارات کثیرہ
ابہی تک موجود ہین کو بعضے اب تحریف کیجاتی ہے
اور بعضے مسیح علی نبینا وعلیہ السلام پر جائی جاتی
ہین اور بعض کو بشارت نہین بتاتے ہین اگرچہ
صدر اسکا بحق مسیح علیہ السلام بشارۃ ہے اور
عجز بحق نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

اوسے بڑا سرفتہ وہ حال بیخبر ہین۔ مخاطبی قبل
ع گرفتن تاکی ہم بہ اورفتہ باشد ہ بعضے جی
ہوسے باوصف اس قدر عناد کے کہ اکثر بشارات
مصرحہ باسم مبارک کتب عہد عتیق سے نکالنا کہ
جیسا کہ مذکور ہوا اقرار نبوۃ نبی آخرالزمان صلی اللہ
علیہ وسلم کا کیا اور جو بشارات کہ بالفعل عہد عتیق
مین باقی رہی ہین اونمین بحق نبی آخرالزمان
صلے اللہ علیہ وسلم تسلیم کیا لیکن عناد وگمراہی سے
اوسمین یہہ رخنہ ڈالا کہ خاص عرب پر مبعوث ہین نہ
جمیع مابین الشرق والعرب پر جیسا کہ یہودیون مین
سے علمای فرقہ عیسوی اعتقاد رکھتے ہین اور علمای
مسیحی جن بعض بشارات کو غصبًا مسیح کے حق مین
بتاتے ہین اور خواہی نخواہی اپنی عقل لڑاتے ہین
وہ صاف وصریح بقراین موجودہ خاص نبی آخرالزمان
کی صلی اللہ علیہ وسلم تعیین کرتے ہین چنانچہ تفصیل
اسکی کتب متقدمین اہل اسلام مین موجود ہے اور
کتاب استفسار مین بہی بعض بشارات موجودہ دلالت
علی التعیین مذکور اور مسطور ہین بوجہ اجمالی بعض
اون بشارات کی طرف مین اشارہ کرونگا اور
کتب عہد جدید مین بہی باوصف تحریف کے بعض
اشارۃ بحق نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم موجود
ہین کہ وہ بسبب ناواقفی مسیحیون کے بعض اوصاف
نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم ابہی تک حذف سے

نمونہ ظہرین سبطرح کتب عہد عتیق مین یہود کے نام آئی
ہے سچ ہے مین اور علماء یہود و مسیحی نے یہہ قبول
اسلام کے اس قسم کے بہت بھید کھولے ہین جب
کی تفصیل خالی از تطویل نہین اور واضح رہے کہ بموجب
تصریح کتب عہد عتیق کی علامت نبی صادق کی
یہہ ہے کہ اوسکی پیشین گوئی پوری ہو کبھو جھوٹ
نہ نکلے اور مبتی یعنی نبی کاذب کی شناخت یہہ ہے
کہ اوسکی بات پوری نہو دیکھو سفر خامس توریت کے
اٹہارہوین باب مین بھی لکھا ہے اور ظاہر اور باہر
وثابت متحقق ہے کہ ہزارہا پیشین گوئیون مین سے
ایک بھی پیشین گوئی نبی آخر الزمان کی صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم آجتک خلاف فرمان کے واقع
ہنوئی اب ثبوت نبوت مین کیا شک رہا اب بعض
اون بشارات کو مجملاً بیان کرتا ہون اور تفصیل واسے
کتاب استفسار وغیرہ مین معہ وجہ استدلال مرقوم
ہین دیکھو سفر پیدایش کا سولہوان باب اور کتاب
استثنا کا اٹہارہوان باب اور تیئسوان باب
زبور پینتالیس اور ستر اور ایکسو بارہ اور ایکسو اونچاسون
اور کتاب اشعیا نبی کا چالیسوان اور بیالیسوان
اکیاون اور باون اور چون اور ساٹہہ اور پینسٹھوان
باب اور کتاب دانیال کا دوسرا باب صاف اور
صریح بحق نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم بشارت ہے اور انجیل متی کے بیسوین اور
اکیسوین باب اور انجیل یوحنا کے چودہوین اور
پندرہوین اور سولہوین باب مین بھی نہایت صریح
پہلے باب مین خاص بحق نبی آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بشارت ہے اور دیگر صریح
بشارات بحق نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم بیبل مین بکثرت اب بھی باقی ہین علماء متقدمین
نے اونکی تفصیل موجہ استدلال وجہ دلالت
التعیین ارقام کی ہے اور بعض بشارات خاص کر
ذہن مین بحق نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کتب عہد عتیق سے مستنبط ہوئے ہین
اگر علماء مسیحی بنظر انصاف اونکی خواہش کرینگے تو
جواب الجواب مین لکھونگا اسقدر لکھنے سے امتحان
حق شناسی وسخن فہمی علماء مسیحی کا مجھے منظور ہے
اور جو ان بعض بشارات کی وجہ استدلال وجہ
دلالت کتاب استفسار وغیرہ مین موجود ہے اسلئے
رد ما للا ختصار اسی قدر یسیر پر اکتفا کیا اگر ان کے
سوا اور بشارات مصرحہ متقدمین لکھتا تو تفصیل
مضمون آیات اور وجہ استدلال اور وجہ دلالت
لکھنے سے طول دینا پڑتا فقط۔ اب اثبات نبوت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مختصراً بسبب اقوال کاہنان
اور ہاتف کے بیان کئے جاتے ہین ایک وہ ہے
جو نقل کیا ہیثم ابن مالک نے خطر کاہن سے جو وقت
ستارہ آسمان کا قوتا خطر ہین مالک کاہن کہنے لگا

اصابہ خامرہ فقابہ حابلزابہ امرقوشہاب
زالہ جوابہ یاویلہ ماطالہ بلبلہ بلبالہ حاودیحبا
نعشت جبالہ وقترت احوالہ فم امسک طویلا
فم قال یا معشر العرب نبی قحطان اخبرکم بالحق
والبیان اقمت بالکعبتہ والارکان - والبلد
المومن السکان قد منع السمع عتاہ الجان ثبابہ
بکف ذی سلطان من اجل مبعوث عظیم الشان
یبعث بالتنزیل والقرآن - وبالہدیٰ وفاضل
الفرقان - یبطل بہ عباد الاوثان قال لبیب
فقلنا لہ یا خطر انک لتذکر امرا عجبا فما ترے
لقومک قال اری لقومی ما اری لنفسی ان تتبعوا
نبی الانس برہانہ مثل شعاع الشمس یبعث
فی بکمۃ مار الخمس بمحکم التنزیل غیر اللبس فقلنا لہ
یا خطر وممن ہو فقال والحیوٰۃ والعیش ازلمن
قریش - ما فی حکمہ طیش ولا فی خلقہ غیش یکون
فی وحشی اے جیش من آل قحطان وآل ویش -
فقلنا لہ بین لنا من ای قریش ہو فقال والبیت
ذی الاعایم والرکن والاحایم انہ لمن نخلۃ ہاشم
ہاشم من معشر اکارم یبعث بالملاحم وقتل
کل ظالم ثم قال ہذا ہو البیان اخبرنی بہ رئیس
الجان ثم قال اللہ اکبر جاء الحق وظہر وانقطع
من ابن الحبر آور ایک وہ ہے جو منقول ہوا
سبرہ بن الاخنس الثقفی سے جب کہ پوچھا حال

ستارہ ٹوٹنے کا امیہ بن الصلت کاہن ثقیف
کاہن نے مضر میں اس قول کا مطابق قول سابق کے
ہے یعنے بشارت بمولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان
کئے اور ایک وہ ہے جو ملک ربیعہ بن مضر کے
تعبیر خواب میں سطیح کاہن نے بیان کیا فقال سطیح
احلف بما بین الحرمین من منسک لیہبطن ملکہم الجبر
ولیملکن ما بین بصری الی اجرش فقال الملک وایک ما یکون
ان ہذا لغائط موجع فمتی یکون انی زمانی ام بعد
فقال بل بعدہ بحین اکثر من ستین او سبعین یملکون
من السنین ثم یقتلون ویخرجون منہا مدحورین قال
ومن الذی یلی ذلک من قتلہم واخراجہم قال یلیہ
ابن ذی یزن یخرج علیہم من عدن فلا یترکن احدا
منہم بالیمن قال افیدوم ذلک من سلطانہ ام ینقطع
قال دمن یقطعہ قال بنی نزکی یاتیہ الوحی من اللہ علی
قال وممن ہذا النبی قال من ولد غالب بن فہر بن
مالک بن النضر یکون الملک فی قومہ الی آخر الدہر
قال الملک ویل للدہر من آخر یا سطیح قال نعم یوم
یجمع اللہ فیہ الاولین والآخرین ویسعد فیہ المحزون
ویشقی فیہ الیمون قال الملک احق ما تخبرنی یا سطیح
قال نعم ولشفق والعنق والقمر المتسق - انما اخبرکم
بحق اور ایک وہ ہے جو شق کاہن نے اسی خواب
کی تعبیر میں بیان کیا عبادت اور فقرات باہم مختلف
اور اصل مضمون جو انکا مطابق جواب سطیح کاہن کے

ہے اور اسی طرح ہزارہا اقوال کاہنون کے بشر
بہ نبوۃ نبی آخر الزمان ہین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کتب متقدمین اون سے بھری ہوی ہین فوقا
للاطناب اسوقت ذکر کرنا مناسب نجانا اور بعض
اقوال ہاتف سے یہ ہین جو حضرت ابن عباس نے
رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے بسبب اسلام حضرت
عمر ہین رضی اللہ عنہ ان توجہ لما صنمہ بقریش من قبیل
البعثۃ صلی اللہ علیہ وسلم فمر بقوم من خزاعہ قد عمدوا
واصنامہم بعید دون ان یبلغ کعبۃ اللہ فقالوا لعمر رض
اللہ عنہ ہل لک یا عمر ان تشہد الحکم فدخل معہم فلما مثلوا بین یدی
الصنم سمعوا ہاتفا یقول یا ایہا الناس ذوو الاجسام
الناعمۃ والطایش الاحلام ومستند الحکم الی الاصنام
امتجمکر اتبع الانعام اما ترون ما ارمی امامی من
سافطع یجلو دجی الظلام قد لاح للناظر من تہام و
قد بدی للناظر الشامی محمد ذو البر والاکرام اکرمہ
الرحمن من امام قد جا بعد الشرک بالاسلام یامر
بالصلوۃ والصیام والبر والصلات للارحام
وینہر الناس عن الاوثام فبادروا سبقا الی
الاسلام بلا فتور وبلا احجام قال فتفرق القوم
عن الصنم ولم یجتمعوا یومئذ احد الا اسلم اور بعض الی
قرائل کا نہ ہے جو منقول ہے حضرت ابن عباس
سے رضی اللہ عنہ بانا حضرت عمر کا رضی اللہ عنہ
فی سیر یعنی زمانہ سیر جن زمانے کے گھر اور

امتحان کرنا اپنی بہن کا اسلام پر اور قرآن شریف
اون سے سماعت کرنا اور وہان خواب کرنا پھر
کو پوچھنا حضرت عمر کا رضی اللہ عنہ کہ کہان تشریف
رکھتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
اور خبر دینا اونکا کہ اپنے چچا حمزہ کے گھر تشریف رکھتے
ہین رضی اللہ عنہ فخرج من بیت اختہ واضغا سیفہ
علی عاتقہ فلقیہ رجال من بنی سلیم قد سافروا الی مکۃ
لہم لیحکم بینہم اسمہ الضمار فدعوا عمر رضی اللہ عنہ الی
الاحول معہم فنفعل فلما فاموا بین یدی الصنم سمعوا ہاتفا
من جوفہ یقول شعر اودی الضمار وکان بعد
مرہ - قبیل الکتاب وقبل بعثت محمد ان الذی
ورث النبوۃ والہدی بعد بن مریم من قریش مہتدی
سیقول من بعد الضمار واشبہہ الضمار وشبہہ لم یعہد
واصبرا یا حفص قلیلا انہ یاتیک عرفا - فوق عرنین
البشر یا حفص بدین صادق تہتدی الیہ وبالکتاب
المرشد لا تعجلن فانت ناصر دینہ حقا یقینا بالبنان
وبالید اور اسیطرح اور بہت اقوال ہاتفون
کی ہین جو اصنام سے ظاہر ہوئی ہین اور سماعہ نام
کے اور مقامات مین مسموع ہوئے ہین کتب متقدمین
مین سب مذکور ہین فقط۔ خیر خواہ عالم۔

مجلس عجیب

مورخ روم کا لکھتا ہے کہ سنہ ۱۵۰۲ء کا ذکر ہے کہ
مدیائی رلین کے باشندے بھی بباعث گرانباری

ہمسایہ سے جو پادریون نے اونکی گردن پر
ڈالا تھا نہایت سے تنگ آگئے تھے پس انہون
نے اس تنگی کی رفع دفع کرنیکے لئے ایک مجلس بنام
ہندوستان کی مجلس قایم کی اور اس مجلس کے ممبرون
نے یہ عہد و پیمان آپس مین کیا کہ جب تک ہمکو سب
مذاہب مین آزادگی ہر ایک قسم کے تعرض اور محصول سے
بچانے کی پادریون نے ہمپر لگائے ہوئے ہین ہنوگی تو ہم سب
طرح برابر ایک دوسرے کے معاون و مددگار رہینگے
اور اس نیت سے اونہون نے ایک جھنڈے پر ہوتا
ہاتھ کمر اوسے پہاڑ پر نصب کیا اور وہان سے کوچ کرکے
ایک شہر جو قریب اوسیکے ہے اوسپر چھاپہ مارا اگرچہ
وہ اس دھاوے اور حملہ سے کامیاب ہنوئے مگر فساد
شروع کر دیا اور اسی عنوانکی ایک اور داستان
سنہ ۱۸۱۹ء مین باشندگان شہر فریکہ فوٹ جو دریاے
اوڈر پر واقع ہے اونھون نے سرکشی کرکے اپنے
پادریون کی بے ادبی کی تھی اور اونہین خوب زدوکوب
کیا تھا اور نہایت بے رحمی سے مارا تھا اس
گستاخی کی پاداش مین وہ لوگ مجلس کلیسیائی
مسیحی سے خارج کئے گئے تھے اور پادری لوگ اونکے
شہر سے ناراض ہوکر چلے گئے بلکہ ۲۰ برس تک
کوئی پادری انکی یہان نہ آیا اور نہ اس عرصہ مین
وہان مذہبی رسومات اور شادی وغیرہ پر عملدرآمد
ہوا۔ لیکن جب پادری لوگ پھر واپس آئے تو

نشہ محبت تھے

لوگون نے اونکو بہت عزت کیساتھ بلایا اور
اونہین بہت عزت کیا ایسے اسپر حرکات سے باز
اور کلام وقت مین آپسمین فساد و فساد برپا ہوا کیونکہ
پہلے پادری معاملات کلی مین دخل دینے سے باز
آتے تھے قول موحد مبرقت ہم رفرمیش بیجے تہذیب
مذہب عیسوی کا حال اور پادریونکا ظلم بیان کرینگے
تو خمس الاخبار اور مشور محمدی کے ناظرین پر مذہب
عیسوی کی قلعی کھلجائیگی فقط۔ ناقم مرزا موحد۔

پہلی بسم اللہ

اسوقت ہم نہایت افسوس سے یہہ تحریر کرتے ہین
کہ ہر ایک مباحثہ مذہبی مین پہلے بسم اللہ شروع
واعظ نصارا سے ہوتی ہے اور وہ کل تعصب کو
نہایت اپنے کام مین لاتے ہین اخلاق و محبت جو
اونکی شان کے نشایان ہین اونکو استعفا دیدیتے
ہین اور دل کھولکر تحریر و تقریر مین دلکی آپلے پہونچاتے
ہین اور توہین مذاہب مین وہ واعظ استہزا سر
گرم ہو رہے ہین کہ جسکے بیان سے دلکو ایک چوٹ
لگتی ہے اور وہ وحشت ناک اونکی پند سے جاتے رہے
کہ نعوذ باللہ۔ باوجودیکہ جواب باصواب چارون
طرف سے پاتے ہین پھر اپنے اوصاف حمیدہ کے اصلاح
نہین کرتے کیا خوب ہوا گر دولت اور تہذیب اخلاق
اور محبت پیار سے براہ رہا طوعاً سے ہر ایک اہل
مذہب سے پیش آیا کرین تو کیسی کیفیت ہو اور یہہ

روز کی سرد روی اوقوف ہو جاے بلکہ یہہ تباین کلی
جو ہمہ سکندری ہے دور ہو اور ہر ایک متنفس اون کے
ساتھ محبت و دلسوزی والیتام سے پیش آئے اور
اپنے دوستون کے طرح اونکا دم بھرے وہ یہہ
خیال نہین فرماتے کہ جب ہم کسی کے امام اور دیوتا
کی مذمت سنائین گے تو وہ ہمکو ایک چشم مدارات
سے دیکھین گے ہم یہ نہین کہتے کہ کابی مذہب ہو جاین
نہ وہ شیوہ اختیار کرین کہ جسے کسی اہل مذاہب کو اوسنے
جائے شکوہ نرہے - جائے غور ہے کہ ہمارے
ملک ہندوستان مین مختلف مذہب ہین چنانچہ آتش
پرست بت پرست ہندو سکہ مسلمان وغیرہ کسی نے
اس چھیڑ چہاڑ کا بیڑا نہین اوٹھایا ہوا ہر ایک اپنے
کہال مین مست ہے شعر دل غش لب جان
بخش یہ جان طرہ مشکین یہ ہے ؛ عیسائی اپنے
دین یہ ہے موسائی اپنے دین یہ ہے ؛ اور جو
کوئی اون کے مذہبی کتابون پر اونکو اعتراض
کرکے دکہلاتا ہے تو وہ کہتے ہین کہ نہین انجیل مین
یون لکہا ہے اور خداوند یون فرماتا ہے اور آپ
اہل مذہب پر اعتراض عقلی کرتے ہین اور جب اونمین
کوئی معترض توڑا جہاڑتا ہے تو کہتے ہین ہم عقلی
بحث جیسی کرتے پہر اوسے بیبل کے آیات سنانے
ہین یہ عجب اونکی عقل لطیف کی خوبی ہے کہ اپنا
دعوی نقلی اور اوردون سے جواب چاہنا عقلی

کوئی پوچہے تو پہر آپ مین کونسی خوبی ہے اسے بیان
مذہبی کتاب سے ہر ایک اہل مذہب اپنا دعوی اثبات
کر سکتا ہے - ابہی ہمنے اس اخبار مطلع انوار
منشور محمدی مین بے شمار مضامین رد نصاریٰ
مین تحریر کئے ہین اور عوام الناس کو اصول ایمان
مذہب عیسوی سے ایسا آگاہ کر دیا ہے کہ ایک بچہ
بہی اون کے مذہبی مسایل کو سنکر ہنستا ہے ہمارا
یہہ دعوی فخریہ نہین ہے جسکا جی چاہے بنظر غور مکرر
سہ کر منشور محمدی کے ہر ایک نمبر کو اپنے مطالعہ مین
لاوے اور اس شعر کو اچھی طرح یاد کرے شعر فوق
علیہ الرحمۃ - بدنہ بولے نیر گردون گر کوئی میری سنے
ہے یہ کبنہ کی صدا جیسے کہی ویسی سنے ؛ ہم کیا بلکہ
کوئی اہل مذہب عیسائیون کے سوا مذہب کے
معاملہ مین تحریرا تقریرا پیشدستی نہین کرتا اور
آخر کار جو جو زک وہ اوٹھاتے ہین اونکا جی ہی
جانتا ہے ہمکو نہایت تعلق گذرتا ہے کہ جب لوگ
اون سے بار بار اپنی اپنی اعتراضات کا جواب طلب
کرتے ہین اور وہ طرح دیجاتی ہین تو اوس وقت
ہمکو اونکا یہہ حال پر ملال دیکہکر رونا آتا ہے اسلئے
ہم اونکو نہ از راہ تعصب بلکہ محبت اور اخلاق سے
کہتے ہین کہ ای بہائیو اس چھیڑ چہاڑ اور الزامی
اعتراضات سے باز آؤ اور ناحق کسی کے دل کو نہ
ستاؤ دنیا چند روزہ ہے آخر کو ایک روز مرنا ہے

اور خدا کے آگے سب کو جانا ہے اس سے بہتر ہے کہ
سب سے خلق اور برادرانہ طور سے پیش آؤ تاکہ
تمکو لوگ یاد کرین کہ فلانا یاد رہی نہایت مرد حق
آدمی ہے اور فلانا واعظ تو دیوتا ہے نہ کہ تم آپ
اپنا وقر دو سکرو اور ہر ایک تمہاری شکل سے بھاگے
اور دور سے تمہین سلام کرے فقط۔ راقم مرزا موحد

جواب بعض اقوال شمس الاخبار نمبر ۱
اثبات نبوت باستدلال کرامت

قول شمس الاخبار صاحب موصوف دین اسلام کو
حق ہونے پر بڑے زور و شور سے اسبات کو مکرر
سہ کرر پیش کرتے ہین کہ مذہب اسلام مین ہزارہا
اولیاء اللہ اور صاحب باطن پیدا ہوے اور پیدا
ہوتے جاتے ہین مگر یہہ بھی محض ایک دعوی ہی
دعوی ہے مقولہ صدا قت آثار پادریصاحب
آفتاب نیمروز کو چھپاتی ہین اور بدیہیات کا انکار
کرتے ہین ایصاحب امت محمدیہ مین اولیاء اللہ کا
ہونا اور اون سے خوارق عادات ظہور مین آنا تو ایسا
ثابت ہے کہ کسی حواری کی کوئی کرامت اس ثبوت
کو نہین پہونچتی دیکھئے کہ زمرۂ اولیاء کرام سے
ایک حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ
ہین کہ جنکی کرامات کے ہزارون مخالف دین معترف
ہین اور تہ دل سے عقیدت رکھتے ہین سیکڑون
کرامتین آپ سے ظہور مین آئی ہین از انجملہ ایک

یہہ ہے کہ ایک روز آپنے مرغ کا گوشت تناول فرمایا
بعد ازان اوسکی ہڈیان جمع کرکے اوپر رکھکے پیر اللہ
فرمایا قم باذن اللہ الذی یحیی العظام وہی رمیم
فوراً وہ مرغ زندہ ہو گیا اور پر جہاڑ کر آواز کرنے
لگا یہ کرامت جلیلہ مراۃ الیقظان مین بہ تفصیل
مذکور ہے اور ستر اولیاء کرام اور علماء عظام نے
اس کرامت کو مشاہدہ کرکے اپنی تصنیفات مین
درج کیا ہے اب پادریصاحب فرمائین کہ کسی حواری کی
معجزے کو ستر شخصون نے مشاہدہ کرکے قلمبند کیا ہی
اور بھلا ستر کی شہادت تو بہت دور ہے آپ دو
چار ہی کی شہادت ثابت کر دیجئے اور جسطرح
بہوت پلیس حوارین نکالا کرتے ہتے ایسے لوگ تو
اب بہی بہت ہین اگر امت محمدیہ کے اولیاء کرام کا
حال منظور ہو تو کتب سیر کی سیر کیجئے مثل تذکرۃ الاولیاء
اور اخبار الاخیار وغیرہا کو ملاحظہ فرمائیے پھر انصاف
کیجئے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا
یہہ فرمانا کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کیسا صحیح
اور صادق ہے اگر آپکو یہہ گمان ہو کہ حوارئین مغفور
کے معجزات انجیل وغیرہ سے ثابت ہین جسے ہم کلام
الٰہی جانتے ہین اور اولیاء کرام کی کرامتین اون
کتابون سے ثابت ہین جو کلام الٰہی نہین تو مین
کہتا ہون کہ اس خیال خام کو اپنی دماغ مین نہ پکائو
وقت ثبوت معجزات کے انجیل کا مرتبہ ہرگز کتب سے